HABIBIA ISLAMICUS

(The International Journal of Arabic & Islamic Research)

Bi-Annual, Trilingual (Arabic, English, Urdu)

ISSN:2664-4916 (P) 2664-4924 (E)

Home Page: http://habibiaislamicus.com

Approved by HEC in Y Category

Indexing: IRI (AIOU), Australian Islamic Library, ARI, ISI, SIS, Euro pub.

PUBLISHER: HABIBIA RESEARCH ACADEMY

Project of **JAMIA HABIBIA INTERNATIONAL,** Reg. No: KAR No. 2287 Societies Registration Act XXI of 1860 Govt. of Sindh, Pakistan.

Website: www.habibia.edu.pk,

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

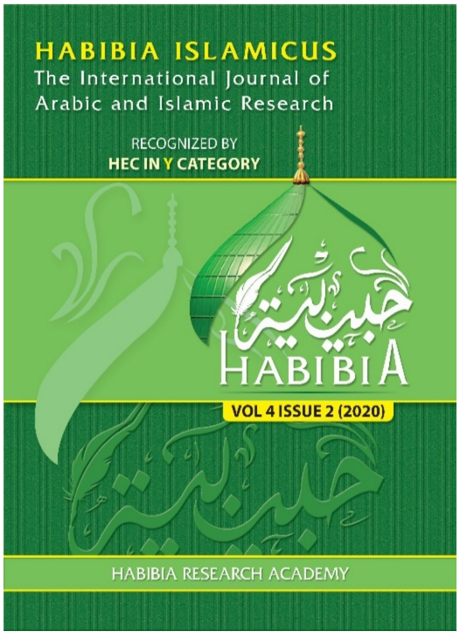

TOPIC:

IBN-E-SAYED ALNAS'S BOOK NOOR-UL-OUON A SUMMARY OF OUON-UL-ASR RESEARCH AND COMPARATIVE REVIEW

ابن سید الناس کی کتاب نور العیون تلخیص عیون الاثر تحقیقی و تقابلی جائزہ

AUTHORS:

1. *Dr. Hafiz Muhammad Sani, In-Charge Dept. of Qura'n O Sunnah, FUUAST, Karachi. Email: M.sani@fuuast.edu.pk , Orcid ID: https://orcid.org/0000-0002-6919-0880*
2. *Habib ur Rehman Yazdani, Research Scholar Islamic Studies, FUUAST, Karachi. Email: yazdaani2012@gmail.com , Orcid ID: https://orcid.org/0000-0001-7341-2979*

HOW TO CITE: *Sani, Dr. Hafiz Muhammad, and Habib ur Rehman Yazdani. 2020. "URDU 11 IBN-E-SAYED ALNAS'S BOOK NOOR-UL-OUON - A SUMMARY OF OUON-UL-ASR RESEARCH AND COMPARATIVE REVIEW: ابن سید الناس کی کتاب نور العیون تلخیص عیون الاثر تحقیقی و تقابلی جائزہ". Habibia Islamicus (The International Journal of Arabic and Islamic Research) 4 (2):133-42. https://doi.org/10.47720/hi.2020.0402u11.*

URL: http://habibiaislamicus.com/index.php/hirj/article/view/142

Vol. 4, No.2 || July –December 2020 || P. 133-142

Published online: 2020-12-14

QR. Code

IBN-E-SAYED ALNAS'S BOOK NOOR-UL-OUON - A SUMMARY OF OUON-UL-ASR RESEARCH AND COMPARATIVE REVIEW

ابن سید الناس کی کتاب نور العیون تلخیص عیون الاثر تحقیقی و تقابلی جائزہ

Habib ur Rehman Yazdani, Hafiz Muhammad Sani

ABSTARCT

Ibn-e-Syed Alnas is one of the famous scholar and biography writers. His book "Ouon-ul-Asr" is among the primary resources of Seerat .There is found some research work about this book and there are three types of research mostly being done: 1. Explanation, 2. Summarization, 3.Takhreej.This article is about the book "Noor-ul-Ouon" which is summary of "Ouon-ul-Asr" and the author is Ibn-e- Syed Alnas is himself. Some Writers expressed their doubts about his book and objected that this is not short version of "Ouon-ul-Asr" but it is a separate book .So it is very important and necessary that all of the doubts and objections should be addressed. This article covers the given below points.1-Biography of Ibn-e-Syed Alnas, 2-Hisvaluable contribution, 3-Introduction of the book "Noor-ul-Ouon", 4-Doubts, Confusions, and Objections about the book and its clearance.

KEYWORDS: *Ibn-e-Syed Al-nas, NOOR-UL-OUON, OUON-UL-ASR, summary of OUON-UL-ASR.*

مشہور سیرت نگار ابن سید الناس رحمہ اللہ کا شمار ان علماء میں ہوتا ہے جن کی کتاب "عیون الاثر" سیرت کے بنیادی مصادر و مراجع میں سے ہے۔ اس کتاب کی اہمیت کے نظر اس پر مختلف جوانب سے تحقیق کی گئی۔ ہمارے اس مقالہ کا تعلق "عیون الاثر" کی معروف تلخیص "نور العیون" سے ہے جو کہ کتاب مذکور کے مولف ابن سید الناس رحمہ اللہ کی اپنی کاوش ہے۔ اس تلخیص کے حوالے سے معاصرین میں سے بعض سیرت نگار حضرات نے کچھ شکوک و شبہات کا اظہار کیا اور ذکر کیا کہ "نور العیون" عیون الاثر کی تلخیص نہیں ہے، بلکہ دیگر کتب کے حوالے سے بیان کیا گیا کہ یہ ایک مستقل تصنیف ہے۔ پیش نظر تحقیقی مقالے میں اس حوالے سے کوشش کی گئی کہ اس حوالے سے اٹھائے گئے تمام تر شکوک شبہات کو جمع کر کے ان کی تحقیق کی جائے اور اس امر کو واضح کیا جائے کہ "نور العیون" فی الواقع عیون الاثر کی ہی تلخیص ہے جیسا کہ خود صاحب تلخیص ابن سید الناس رحمہ اللہ نے اس کے مقدمے میں بیان کیا۔ اور ان شکوک و شبہات کا ازالہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

یہ مختصر مقالہ درج ذیل عناوین پر مشتمل ہے: 1. ابن سید الناس رحمہ اللہ کے حالات زندگی، 2. ابن سید الناس رحمہ اللہ کی علمی خدمات کا تعارف، 3. نور العیون کا تعارف، 4. نور العیون کے حوالے سے شکوک و شبہات اور ان کا ازالہ۔

ابن سید الناس رحمہ اللہ کے ابتدائی و ذاتی حالات زندگی

امام ابن سید الناس رحمہ اللہ کا نام محمد تھا اور ان کے والد اور دادا کا بھی یہی اسم "محمد" تھا۔ ([1]) ان کی کنیت ابو الفتح اور لقب فتح الدین تھا ([2]) الصفدی نے انہیں " الشیخ الامام العلامۃ الحافظ المحدث الادیب الناظم الناثر" کے القاب سے یاد کیا ہے۔ مگر وہ ابن سید الناس کی خاندانی نسبت سے مشہور ہوئے۔ ([3]) تذکرہ نگاروں نے ان کا پورا نام و نسب بیان کیا ہے، جو یہ ہے: فتح الدین ابو الفتح محمد بن محمد بن محمد بن عبد اللہ بن محمد بن یحیی بن سید الناس۔ وہ قبیلہ یعمر سے تعلق رکھنے کے سبب یعمری بھی کہلاتے تھے اور خاندانی نسبت کے لحاظ سے اشبیلی اور اندلسی تھے، لیکن خود وہ مصری تھے کہ اسی کی

خاک پاک سے اٹھے تھے۔ مسلکا شافعی تھے اور بجائے خود امام و حافظ تھے۔ ([4]) صفدی رحمہ اللہ نے ان کے لیے ایک اور نسبت "الربعی" کا اضافہ کیا ہے اور انہیں ایک علمی اور اقتدار والے خانوادے کا فرد بتایا ہے۔ ([5]) ان کی ولادت قاہرہ میں ذوقعدہ 671 / جون 1272ء میں ہوئی۔ ([6])

تعلیم و تربیت:

انہوں نے اپنی ابتدائی تعلیم مکمل قاہرہ اور دمشق میں حاصل کی۔ ولادت کے سال ہی ان کے والد نے امام نجیب کی خدمت میں پیش کیا جنہوں نے انہیں اپنی گود میں بٹھایا اور دعا دی۔ پھر ان کی باقاعدہ تعلیم شروع ہوئی۔ اور اس کے لیے انہوں دور دراز کے اسفار بھی کیے۔ جس کے بعد علم حدیث میں منفرد امام بنے۔ ان کی تعلیم و تربیت کی ابتدا ان کے والد کے ہاتھوں ہوئی تھی۔ انھیں سے علم حدیث کی اعلی تعلیم حاصل کی۔ بعد میں وہ ابن دقیق العید کی خدمت میں مدتوں رہے اور ان سے حدیث و فقہ اور دوسرے علوم و فنون کی تحصیل کی۔ وہ ان کے بنیادی شیخ و استاد تھے۔ ([7]) ان کے استاذ النجیب عبد اللطیف نے ان کی کنیت ابو الفتح رکھی۔ ([8]) 675 ھجری میں قاضی شمس الدین محمد بن العماد مقدسی سے سماعت کی اور 685 ھجری میں قطب الدین بن القطلانی سے اپنے خط میں حدیث لکھی۔ اور اس کی قراءت بھی کی۔ اور اس کے علاوہ مصر، شام، حجاز، اور اسکندریہ وغیرہ میں ابن طبرزد، کندی اور ابن الحرستانی جیسے علماء سے حدیث حاصل کی۔ ویسے ابن النحاس وغیرہ ان کے دوسرے شیوخ و اساتذہ تھے، جن سے نحو و عربی ادب وغیرہ کی تعلیم پائی تھی۔ وہ اپنے وقت کے ایک عظیم امام حدیث و فقہ تھے اور اس حیثیت سے احترام و تقدس کی نظر سے دیکھے جاتے تھے۔ امام ابن سید الناس نے تدریس و تعلیم اور امامت و خطابت سے اپنا وظیفۂ حیات شروع کیا اور جلد ہی ایک معتبر محدث و مدرس بن گئے۔ انہوں نے مختلف مدارس میں تدریس کی جیسا کہ مدرسہ ظاہریہ، مدرسہ ابی حنیفہ، مسجد الرصد، جامع مسجد الخندق وغیرہ بعد میں وہ جامع الطالح کے دارالحدیث کے شیخ المشائخ بھی بنے اور جامع خندق کے خطیب و امام بھی رہے۔ بحیثیت استاد و مدرس انہوں نے بہت سے اکابر کی تعلیم و تدریس اور سیرت سازی میں حصہ لیا۔ ان کے تلامذہ میں ساتویں صدی ھجری کے نامور محدث، مورخ بلند پایہ عالم دین علامہ شمس الدین الذہبی رحمہ اللہ جیسے کبار محدثین شامل تھے۔ ([9])

ان کے علم و فضل اور فنون حدیث و سیرت میں تبحر کا اعتراف امام حافظ الذہبی رحمہ اللہ کے علاوہ امام حافظ ابن کثیر الدمشقی رحمہ اللہ وغیرہ نے بھی کیا ہے۔ ان کے تذکرہ نگاروں میں صلاح الدین الصفدی، ابن العماد حنبلی، ابن کثیر، امام ذہبی جیسے حضرات شامل ہیں۔ بلکہ صفدی رحمہ اللہ نے ان کے حالات زندگی کا مفصل ذکر کیا اس میں ان کے اساتذہ کرام، ان کے علاقوں اور ان کے ذریعے بعض احادیث کی روایات کا بھی تفصیلی بیان کیا ہے۔ اس کے علاوہ ابن حجر العسقلانی رحمہ اللہ نے بھی ان کے حالات زندگی کا ذکر کیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ابن سید الناس رحمہ اللہ کے شاندار مکتبہ کا ذکر کیا۔ علامہ جلال الدین السیوطی اور متعدد دوسروں نے انکی جلالت شاہ تبحر علمی اور فنون حدیث و سیرت پر ان کی گرفت کا ذکر کیا ہے۔ ان کو امام، حافظ، محدث، ادیب بارع، علامہ، حجۃ، ناقد فن، ماہر فن رجال، شاعر اور ماہر بلاغت اور فن کتاب کا امام بتایا ہے۔ ([10]) امام ابن سید الناس کی وفات شعبان 734ھ / 1333ء میں ہوئی اور مصر کے قبرستان قرافہ میں ان کو دفن کیا گیا۔ ([11])

علمی و تصنیفی خدمات

1) عیون الاثر: تذکرہ نگاروں نے ان کی ضخیم و کامل سیرت نبوی عیون الاثر کی بے انتہا تعریف کی ہے۔ اس کو ابن قاضی شہبہ نے "السیرۃ الکبری" اور امام ابن کثیر نے "سیرۃ حسنۃ" کا نام دیا ہے۔ ([12])

2) نور العیون: عیون الاثر کی تلخیص ہے۔ جو ہمارے اس مقالہ کا بنیادی موضوع ہے
3) "امھات الاولاد" کی خرید و فروخت کی ممانعت پر ایک ضخیم کتاب تصنیف ہے۔
4) بشری اللبیب فی ذکری الحبیب، اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح سرائی پر مشتمل نعتیہ اشعار لکھے ہیں۔
5) تحصیل الاصابہ فی تفضیل الصحابہ۔
6) النفح الشذی فی شرح جامع ترمذی: یہ نامکمل شرح ہے، جو صرف کتاب الصلاۃ تک پہنچتی تھی اور دو جلدوں میں تھی۔
7) منح المدح۔
8) المقامات العلمیہ فی کرامات الصحابہ الجلیۃ۔

یہ چند معروف کتب ہیں جن کا ذکر کیا ہے۔

امام ابن سید الناس رحمہ اللہ کی سیرت نگاری پر اجمالی رائے

امام ابن سید الناس رحمہ اللہ نے سیرت نبوی کی اپنی تالیف میں اندلسی اور مصری روایات کا حسین امتزاج پیش کیا۔ وہ مقریزی، قسطلانی، حلبی، زرقانی وغیرہ اہم سیرت نگاروں کے پیشرو تھے۔ انہوں نے ان دونوں مکاتب فکر کے علاوہ شامہ مکتب فکر و نظر سے بھی خاصا کسب فیض کیا تھے ااور اس کے بھی اہم ترجمان تھے اس اعتبار سے ابن سید الناس رحمہ اللہ تین اہم ترین فکری دھاروں اور علمی مکاتب فکر کے جامع تھے۔([13])

ابن سید الناس رحمہ اللہ نے عیون الاثر کے مقدمہ میں منہج تالیف کو بیان کرتے ہوئے لکھا: "متقدمین سیرت نگار حضرات نے یا تو اطناب سے کام لیا ہے جو تھکا دینے والا ہے یا اتنے اختصار سے جو بہت سے فوائد سے خالی رہ جاتا ہے" لہذا انہوں نے ایسی کتاب لکھنے کا ارادہ کیا جو افراط و تفریط سے خالی اور فوائد سے بھرپور ہو۔ اس لیے اپنی کتاب میں ان کے آثار و روایات سے استفادہ کر کے بہترین انتخاب کیا اور سیرت کے مختلف مراحل کے تحت ان کو جمع کر دیا۔ اس کتاب کے آخر میں مختلف مصنفین سے جو مواد لیا ہے ان کی اپنی اسانید بیان کی ہیں۔ جس میں تمام کبار محدثین شامل ہیں۔

نور العیون کا مختصر تعارف "نور العیون" بنیادی طور پر سیرت کی ایک مختصر کتاب ہے اور ابتدائی سیرت نگار حضرات کا اس کے مصدر وماخذ کے بارے میں اتنا زیادہ اختلاف نہیں ہے کہ یہ اصل میں کس کی تلخیص ہے لیکن معاصرین میں سے بعض سیرت نگار کی طرف سے یہ شبہ ظاہر کیا ہے کہ "نور العیون عیون الاثر کی تلخیص نہیں بلکہ کسی اور کتاب کی تلخیص ہے"۔ اور اس حوالے سے ایک سے زائد شبہات بیان کیے جاتے ہیں جن کا اختصار کے ساتھ تجزیہ بیان کیا جائے گا۔ اس امر میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ دونوں کتب کے بعض موضوعات میں واضح اور بین فرق پایا جاتا ہے لیکن جہاں تک ہم نے بنظر غائر ان دونوں کا مطالعہ کیا بطور خاص مذکورہ شکوک کو سامنے رکھا گیا تو اس شبہ میں کوئی وزن محسوس نہیں ہوا۔ جیسا کہ آگے بیان کیا جائے گا۔ بالخصوص جب خود صاحب کتاب نے "نور العیون" کے مختصر مقدمے میں یہ لکھا ہے کہ "نور العیون" انکی مفصل کتاب سیرت "عیون الاثر في فنون المغازي والشمائل والسير" کی تلخیص ہے۔ اس کے بعد اس شبہہ میں کوئی حقیقت نہیں رہتی۔ انہوں نے اس کی یہ وضاحت کی کہ: "ان کی مفصل کتاب کا مطالعہ کم فہم اور معمولی صلاحیت والوں کے لیے مشکل ہے، لہذا انہوں نے عام طلبہ و قارئین کے لیے اس کی تلخیص کر دی تا کہ اس سے استفادہ سہل ہو سکے"۔([14]) اور تمام اہل علم وفضل نے مؤلف گرامی قدر کی اس بات کو تسلیم کیا اور اس کی وجوہ بھی تھیں۔ وہ پہلے ہی ایک مفصل

کتاب سیرت لکھ چکے تھے لہذا یہ بالکل ممکن تھا۔ اور یہی حقیقت ہے کہ "نور العیون" امام موصوف کی عیون الاثر کی تلخیص ہے۔ البتہ یہ ضرور کہا جاسکتا ہے کہ اس تلخیص میں عیون الاثر سے زائد معلومات موجود ہیں۔

"نور العیون" کا اسلوب و منہج: عیون الاثر امام سیرت ابن اسحاق / ابن ہشام کے قائم کردہ طریق تالیف پر ہے اور اسکا موضوعاتی منہج خالص روایتی کتب سیرت کے مطابق ہے، جس میں مکی اور مدنی ادوار کے سوانح و واقعات کو ایک خاص توقیتی ترتیب اور تاریخی تنظیم کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے جبکہ نورالعین کی تلخیص کا منہج اور طریقہ تالیف اس سے یکسر مختلف ہے اور وہ اپنے پیش رو خلاصوں اور مختصرات کے طریقہ سے زیادہ مطابقت رکھتا ہے ۔امام ابن سید الناس کے موضوعات کی ترتیب و تنظیم دونوں کتابوں میں قطعی مختلف ہے۔ نور العیون اپنے مبینہ ماخذ و منبع عیون الاثر کے ابواب وفصول سے بہت جداگانہ تنظیم رکھتی ہے۔ عیون الاثر میں بعض واقعات کو راجح کہا گیا اور نور العیون میں مرجوح کہا گیا ہے۔ "عیون الاثر" کے بہت سے موضوعات " نورالعیون" میں موجود ہی نہیں ہیں۔ نور العیون میں بیان کردہ بہت سے واقعات عیون الاثر میں موجود نہیں ہیں۔ تلخیص میں نئی معلومات اور تازہ روایات کا بیان کیا جانا ثابت کرتا ہے کہ اس کا اصل ماخذ کوئی اور ہے ۔ "نور العیون" میں اگر "عیون الاثر" کی بعض روایات و موضوعات نہیں ملتے تو ان کی خاصی منطقی توجیہ یہ کی جاسکتی ہے کہ اختصار کے خیال سے ان کو مولف موصوف ابن سید الناس رحمہ اللہ نے تلخیص میں حذف کر دیا لیکن نئی روایات و معلومات کے پائے جانے کی توجیہ اس کے سوا اور کیا کی جاسکتی ہے۔ اس کی چند مثالیں ذیل میں پیش کی جاتی ہیں تا کہ دعوی مدلل ہو جائے۔

عیون الاثر کے مضامین و موضوعات اور "نور العیون" کا تقابلی جائزہ

1) عیون الاثر کے موضوعات درج ذیل ترتیب سے بیان کیے گئے ہیں۔

مولده، ورضاعه، وفصاله، اقامته في بنى سعد، ما عرض له هنالك من شق الصدر وغيره، منشائه وكفالة عبدالمطلب جده اياه إلى ان مات، انتقاله إلى كفالة عمه ابى طالب بعد ذلك، سفره إلى الشام، رجوعه منه، ما وقع له في ذلك السفر من اظلال الغمامة اياه واخبار الكهان والرهبان عن نبوته، تزويجه خديجة عليها السلام، مبدأ البعث والنبوة ونزول الوحى، ذكر قوم من السابقين الاولين في الدخول في الاسلام، ما كان من الهجرتين إلى ارض الحبشة، وانشقاق القمر، وما عرض له بمكة من الحصار بالشعب، امر الصحيفة وخروجه إلى الطائف، العقبة، بدء اسلام الانصار، الاسراء، المعراج، فرض الصلاة واخبار الهجرة إلى المدينة ودخوله عليه السلام المدينة، نزوله حيث نزل، بناء المسجد واتخاذ المنبر، حنين الجذع، مغازيه وسيره وبعوثه، ما نزل من الوحى في ذلك، عمره وكتبه إلى الملوك، اسلام الوفود، حجة الوداع، وفاته صلى الله عليه وسلم۔(15)

جبکہ اس کے بالمقابل نور العیون کے موضوعات کی ترتیب کچھ یوں ہے:

ذكر النسب النبى صلى الله عليه وسلم، مولده، رضاعه، نشاته، بعثته، مغازيه، بعوثه، حجه، صفته ، اسماءه، اخلاقه، اكله، لباسه، مزاجه، ذكر ازواجه، ذكر اولاده، ذكر اعمامه، ذكر مواليه، خدمه الاحرار، حرسه ، ذكر رسله الى الملوک، كتابه، سيافوه، العشرة المبشرة بالجنة، ذكر دوابه، ذكر سلاحه، ذكر اثوابه واثاثه، ذكر نبذة من معجزاته، ذكر وفاته۔(16)

اب ان دونوں کتابوں کے مضامین و موضوعات کی ترتیب میں کوئی شک نہیں کہ واضح اور بین فرق ہے لیکن اس بات کو مد نظر رکھا جائے کہ اگر خود صاحب کتاب اپنی ہی کتاب کی تلخیص کر رہا ہو تو وہ اس میں کمی و اضافہ کا اسے اختیار ہوتا ہے۔ اس حوالے سے ہمارے سامنے دو مثالیں موجود ہیں جن

کا ذکر درج ذیل ہے: معروف سیرت نگار شیخ صفی الرحمن مبارکپوری رحمہ اللہ کی معروف کتاب ''الرحیق المختوم'' اور ان کی مختصر سیرت ''تجلیات نبوت''میں مشتملات وموضوعات کے اعتبار سے بہت فرق ہے کیونکہ دونوں کام خود صاحب کتاب کے ہی ہیں گو کہ صفی الرحمن مبارکپوری رحمہ اللہ نے کبھی یہ دعوی نہیں کیا کہ تجلیات نبوت الرحیق المختوم کی تلخیص ہے۔ لیکن تجلیات نبوت کا پس منظر اس امر کو واضح کرتا ہے کہ اس کتاب کا اصل ماخذ الرحیق المختوم ہی تھا۔([17])اس کی دوسری مثال معروف سیرت نگار قاضی سلیمان منصور پوری رحمہ اللہ کی "رحمۃ اللعالمین" اور "مہر نبوت" کو سامنے رکھ لیا جائے([18])

اور اس کے علاوہ معروف تفسیر "اضواء البیان" جو کہ محمد شنقیطی رحمہ اللہ کی علمی کاوش ہے جب اس کی تلخیص کی گئی تو اس میں بھی یہی فرق پایا گیا گو کہ تلخیص خود صاحب کتاب نے نہیں کی۔([19])لہذا اصل اور تلخیص میں موضوعات کی ترتیب میں فرق اس امر پر دلالت نہیں کرتا کہ مختصر کا علمی ماخذ اصل کتاب نہیں ہے اور اس بات کو بھی سامنے رکھا جائے کہ اصل کتاب کے شائع ہونے کے بعد جب تلخیص کا وقت آتا ہے تو اس وقت تک مصادر ومراجع اور معلومات میں اضافہ ہو جانا بعید از قیاس نہیں ہے۔ اس کی سب سے اہم مثال عمر نبوی ﷺ کے ذریعے واقعات وسوانح کی توقیت ہے۔ یہ قدیم مؤلفین وسیرت نگاروں سے روایت چلی آرہی ہے کہ وہ بعض واقعات وسوانح کے وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک ضرور بتاتے ہیں۔ جیسے اپنے والد گرامی کی وفات کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم رحم مادر میں تھے یا وفات والدہ کے وقت چھ برس کے تھے یا وفات جد امجد کے وقت عمر شریف آٹھ برس کی تھی۔

"عیون الاثر" میں یہی طریقۂ توقیت اختیار کیا ہے جو دیگر سیرت نگار حضرات کا بھی ہے۔ لیکن "نورالعیون" میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی متعین تاریخ وعمر سنہ وماہ اور ایام کی قید کے ساتھ ملتی ہے جو "عیون الاثر" میں کہیں نہیں ہے، جیسے "نورالعیون" میں دادا کی وفات کے وقت عمر شریف آٹھ سال، دوماہ اور دس دن لکھی ہے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے شادی کے وقت عمر شریف پچیس سال دوماہ دس دن بتائی ہے۔ گو کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کے وقت عمر مبارک کے بارے میں مختلف روایات "عیون الاثر" میں دی ہیں جو "نور العیون" سے میل نہیں کھاتیں۔ "نورالعیون" میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا مہر بارہ اوقیہ سونا بتایا ہے۔ اس کا ذکر "عیون الاثر" میں نہیں ہے۔ "عیون الاثر" میں دوسری کتب تاریخ وسیرت کی مانند مقاطعہ قریش میں بنو ہاشم اور بنو مطلب کے محصور ہونے کا ذکر کیا ہے جو صحیح ہے مگر "نور العیون" میں کسی خارجی اثر سے ان دونوں خاندانوں کی جگہ "اہل بیت" آگیا ہے۔

جو لوگ اس امر کا انکار کرتے ہیں کہ "نور العیون" "عیون الاثر" کی تلخیص ہے انہوں نے تقریبا25 ایسی مثالیں درج کی ہیں جن کی رو سے ان دونوں میں واضح اور بین فرق ہے۔ لیکن ان تمام مثالوں کے بیان کرنے کے ذریعے اصل مقصود حاصل نہیں ہوتا کیونکہ اصل کتاب اور تلخیص لکھنے کے دوران زمانی بعد ہے اور یہ بات علمی اعتبار سے مسلم ہے کہ زمانی اعتبار سے موخر معلومات زائد بھی ہو سکتی ہیں اور اصل سے مختلف بھی۔([20]) محض معلومات کے بیان میں اضافہ وحذف سے اس شبہہ کو تقویت نہیں ملتی کہ اس کتاب کے بارے میں مولف کا دعوی درست نہیں ہے۔ کیونکہ اگر اسی شبہہ کو ایک قاعدہ بنا لیا جائے تو حدیث کی معروف کتاب "سنن نسائی" کے حوالے سے یہی بات کہی جا سکتی ہے کہ سنن نسائی کبری اور سنن نسائی صغری یا مجتبی۔ کیونکہ ان دونوں میں بھی یہی شبہہ وارد ہوتا ہے۔ الغرض اس حوالے سے بے شمار مثالیں بیان کی جا سکتی ہیں۔

دوسرا شبہ: امام ابن سید الناس رحمہ اللہ کے موضوعات کی ترتیب و تنظیم دونوں کتابوں میں قطعی مختلف ہے۔ "نور العیون" اپنے مبینہ ماخذ و منبع "عیون الاثر" کے ابواب وفصول سے بہت جداگانہ تنظیم رکھتی ہے۔

جیسا کہ ہم نے سابقہ سطور میں اس امر کی وضاحت کی اصل اور تلخیص میں فرق کا انکار نہیں لیکن جزوی فرق کی بنیاد پر کلیتا انکار کرنا درست نہیں۔ اس امر سے قطع نظر یہ دوسرا شبہہ بہت مضبوط حیثیت کا حامل ہے لیکن اگر غور کیا جائے تو تلخیص کے باب میں یہ امر بھی ممکن ہے۔ جیسا کہ "العقیدۃ الواسطیۃ" جو ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی معروف کتاب ہے اس میں اللہ تعالی کے اسماء وصفات کو پہلے قرآن مجید سے ثابت کیا گیا ہے پھر دوسرے باب میں احادیث سے یہی امور ثابت کیے گئے ہیں لیکن اس کی ایک تلخیص کرنے والے نے کتاب کی اصل ترتیب بدل دی اور قرآن مجید اور احادیث کے دلائل کو موضوعاتی اعتبار سے جمع کر دیا ہے۔ اب اگر مذکورہ بالا شبہہ کو مد نظر رکھا جائے تو یہاں بھی وہی بات کہی جاسکتی ہے جب کہ ایسا کہا نہیں جاتا۔ ([21])ڈاکٹر سامح جمیل العجرمی اپنی معروف کتاب "قواعد التلخیص" میں لکھتے ہیں کہ: اصل کی تلخیص خواہ خود مولف کتاب کرے یا بعد کے ادوار میں کوئی اور کرے اس میں کمی وبیشی کا امکان رہتا ہے اور بسا اوقات ترتیب موضوعات میں بھی تبدیلی کی جاسکتی ہے۔ ([22]) اسی بات کو ڈاکٹر جمال محمد صالح بیان کرتے ہیں کہ: تلخیص میں درحقیقت سابقہ پیش کردہ معلومات کو نئے سرے سے مدون کرنا مقصود ہوتا ہے لہذا اس میں اس امر کا امکان رہتا ہے کہ بیان کردہ معلومات کی تقدیم وتاخیر کی جائے۔ ([23])

تیسرا شبہ: "عیون الاثر" میں بعض واقعات کو راجح کہا گیا اور "نور العیون" میں مرجوح کہا گیا ہے۔ "عیون الاثر" اور "نور العیون" میں ایک تضاد واضح نظر آتا ہے کہ ابن سید الناس رحمہ اللہ نے "عیون الاثر" میں جس روایت کو راجح سمجھ کر قبول کیا ہے، اس کو اسی طرح پیش کیا ہے۔ "نور العیون" میں اسی راجح کو مرجوح بنادیا ہے اور اس کو لفظ "قیل" سے بیان کیا ہے یا اس کا سرے سے ذکر ہی نہیں کیا۔ جیسا کہ "عیون الاثر" میں مغازی وغزوات کی کل تعداد ستائس بتائی ہے اور سرایا کی حتمی تعداد سینتالیس لکھی ہے اور جن غزوات میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قتال فرمایا ان کی تعداد نو بیان کی ہے۔ اس کے برعکس "نور العیون" میں غزوات کی تعداد پچیس کو راجح قرار دیا ہے اور ستائس کی روایت کو مرجوح بتایا ہے اور سرایا کی تعداد پچاس کے قریب لکھی ہے۔ یہاں تعداد بدل گئی اور راجح روایت مرجوح بن گئی، بلکہ پچیس غزوات کی روایت کا ذکر "عیون الاثر" میں نہیں کیا گیا ہے۔ اسی طرح کی کچھ اور مثالیں بھی درج کی گئی ہیں۔

جیسے حضرت معاذ بن جبل خزرجیؓ اور ابو موسی اشعریؓ کا ذکر سفرائے نبوی کی فصل / باب "عیون الاثر" میں نہیں ہے مگر "نور العین" میں موجود ہے۔ گو کہ بعض ابواب وفصول میں اختلافات وتضادات ملتے ہیں۔ لیکن دیگر مقامات پر یکساں بیانیہ نہیں ملتا جیسا کہ معجزات نبوی کی فصل وباب میں ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شروع کے تمہیدی جملہ کو حذف کر کے عیون الاثر کا پورا بیان نور العون میں حرف بہ حرف نقل کر دیا ہے۔ صرف ایک آدھ جگہ کسی فقرے یا جملے کا فرق ملتا ہے۔ اس سے یہ کم از کم کہا جاسکتا اور خیال پختہ ہو جاتا ہے کہ "نور العیون" "عیون الاثر" کی تلخیص ہے۔ یہ بھی بالکل ممکن ہے کہ امام ابن سید الناس رحمہ اللہ کے لیے دونوں کتابوں کا ماخذ ایک ہی ہو۔ جیسا کہ معجزات نبوی یا اخلاق نبوی کی فصل میں معلوم ہوتا ہے۔ عیون الاثر کے بارے میں امام ابن سید الناس رحمہ اللہ نے وضاحت کر دی ہے کہ اس کا بنیادی مواد سیرت ابن اسحاق اور واقدی کی کتاب "المغازی" پر مبنی ہے اور کتاب کے اواخر میں اپنے تمام مآخذ سیرت وحدیث کی فہرست بھی دے دی ہے۔ اور ان سے اپنی روایات واسناد کی نشاندہی بھی کر دی ہے، لہذا جب اصل کتاب ہی دوسرے مآخذ پر مبنی اور ان سے مستفاد ہے تو اس کی تلخیص کیوں نہ دوسرے مآخذ پر مبنی ومستفاد ہو۔ اس میں کوئی قباحت نہیں

ہے۔ چونکہ مولف وخلاصہ نگار نے اپنی تلخیص کے اصل ماخذ کی نشاندہی حتمی طور سے نہیں کی۔ لہذا یہ شبہہ بیان کیا جبکہ تلخیص کے لیے بنیادی مصادر و مراجع کا ذکر نہ کیا جانا کوئی مضبوط دلیل نہیں ہے۔

چوتھا شبہ: "نور العیون" مستقل کتاب ہے یا کسی اور کتاب کی تلخیص ہے

کہا گیا کہ امام ابن سید الناس رحمہ اللہ نے امام محب طبری رحمہ اللہ کے "خلاصۃ السیر في احوال سید البشر" کو اپنا بنیادی متن بنایا ہے، بل کہ اسی میں ترمیم و تنسیخ کر کے اپنا خلاصہ یا مختصر نور العیون تیار کی ہے۔ یا حافظ عبد الغنی مقدسی کی تلخیص "سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ العشرۃ" کی تلخیص ہو سکتی ہے۔ کیوں کہ دو ایک فصول سے شک محسوس ہوتا ہے کہ وہ انہی کتب سے اخذ کی ہوئی ہیں۔ اس شبہہ کا ازالہ اس طرح کیا جا سکتا ہے کہ جب ایک شخص کسی موضوع پر کام کرتا ہے تو اس موضوع سے متعلق کتب و مواد کو اپنے پیش نظر رکھتا ہے اور وہ ان سے عملاً استفادہ بھی کر سکتا ہے لیکن کیا اس سے یہ کہا جائے کہ اب یہ اس کتاب کی تلخیص ہے کیونکہ ابن سید الناس رحمہ اللہ نے متعدد فصول کے مواد کو پنی صوابدید کے مطابق لے لیا اور اس تلخیص نگاری میں مؤلف نور العیون نے عیون الاثر کی اندرونی ترتیب، تنظیم کو بھی بدل دیا ہے۔ کہیں کہیں یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ نور العیون کی عبارت کو خلاصۃ السیر سے اخذ کیا ہو۔

یکساں متون وعبارات "نور العیون" و "عیون الاثر"

ان دونوں کی بعض فصول کی عبارات میں بہت مماثلت ہے جیسا کہ نسب نبوی پدری اور مادری ہے۔ اسی طرح ولادت نبوی کا بیان خاصا مفصل ہونے کے سبب مختلف ہے، البتہ حمل نبوی استقرار کے بارے میں دونوں کی روایت وعبارت یکساں ہے۔ گو کہ تلخیص کرتے ہوئے دیگر کتب کی طرح ابن سید الناس کے مد نظر یہ دونوں کتب بھی رہی ہیں جیسا کہ کچھ مندرجات سے معلوم ہوتا ہے۔

خلاصہ بحث:

امام ابن سید الناس رحمہ اللہ نے بنیادی طور پر اپنے پیش رو معاصرین گرامی قدر کا مختصر سیرت کا اسلوب بھی اپنے سامنے رکھا اور حسب منشاو ضرورت وہ ان کتب کی عبارات و ترتیب بھی لیتے رہے اور اس تلخیص میں انہوں نے اس اسلوب کو مکمل طور پر اختیار نہیں کیا کہ موضوعاتی اعتبار سے جو ترتیب عیون الاثر میں ہے من وعن اسے اختیار کرنے کا تکلف کیا جائے بلکہ آزادانہ تلخیص کے منہج واسلوب کو اختیار کیا۔ ابن سید الناس رحمہ اللہ کی تلخیص "نور العیون" اپنی اصل کتاب سے بہت کم ہے اور اسے مختصر ترین خلاصوں میں شمار کیا جا سکتا ہے۔ ابن سید الناس رحمہ اللہ نے نور العیون میں بعض فصول بہت مختصر کر دی ہیں اور ان سے تشنگی کا ہی احساس نہیں ہوتا بلکہ بعض مقامات پر معلومات کا فقدان بھی ملتا ہے۔ بعض مقامات پر بہ کثرت تلخیص کے نتیجے میں نور العیون کے بیانات وروایات سیاق وسباق سے کٹے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ قاری کو پڑھنے کے دوران احساس ہوتا ہے کہ اس مقام پر کچھ چھوٹ گیا ہے، کیوں کہ بعض بیانات کے بعد کا جملہ بے ربط سا لگتا ہے۔

"نور العیون" میں مولف کتاب ابن سید الناس رحمہ اللہ نے اپنی تلخیص میں بالعموم اختلافی اقوال کو حذف کیا ہے اور ان کو صرف کہیں کہیں بیان کیا ہے۔ اختلافی امور کے لیے ان کا سکہ بند جملہ ملتا ہے کہ اس کے علاوہ بھی کہا گیا ہے (وقیل غیر ذلک)۔ ان کے نزدیک جو روایت یا قول زیادہ صحیح ہے صرف اسی کو بیان کرنے سے وضاحت کا احساس ہوتا ہے۔ تلخیص کرنے میں بسا اوقات ابن سید الناس نے متعدد واقعات، بیانات، احوال، روایات وغیرہ کو ایک پیراگراف کے بیانے میں رواں دواں گوندھ دیا ہے۔ ابن سید الناس نے اپنی تلخیص میں ایک مقررہ اصول یا یکساں طریقہ اختیار نہیں

کیا۔ وہ بعض چیزوں کی تشریح کرتے ہیں اور اس ضمن میں وہ بہت سی چیزوں کے بارے میں اتنے مختصر کلمات لکھتے ہیں کہ مطلب سمجھ میں نہیں آتا۔ تلخیص واختصار کے لحاظ سے بعض واقعات سیرت کو نور العیون میں تناسب سے زیادہ بیان کیا گیا ہے۔ وہ غالبا موضوع کی اہمیت کے سبب ہے، یا تلخیص نگار کے علمی ذوق کی وجہ سے ہے۔ نور العیون کا غالبا سب سے بڑا وصف اس کا اختصار ہے۔ چند اوراق میں پوری سیرت نبوی کو یا اس کے تمام ضروری کوائف وواقعات کو پیش کر دیتا ہے یہ مبتدی کے لیے بلاشبہ زیادہ عمدہ سیرت ہے اور حفظ کے لیے سب سے آسان نسخہ۔

سفارشات: گو کہ اس مختصر مقالہ میں یہ ممکن نہیں کہ اس اہم ترین موضوع کا مکمل طور پر احاطہ کیا جائے لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ جن جن کتب کے حوالے سے یہ شبہات بیان کیے جاتے ہیں کہ نور العیون دراصل ان کی تلخیص ہے نہ کہ عیون الاثر کی تو اس کا جامع علمی و تحقیقی مطالعہ واحاطہ ہونا چاہیے۔ اس علمی و تحقیقی مطالعے کے دوران اس امر کو بھی مد نظر رکھا جائے کہ کیا تلخیص میں کسی ایک اسلوب کی پابندی اختیار کرنا لازمی ہے۔ تلخیص میں اس امر کا بھی جائزہ لیا جائے کہ تلخیص نگار صرف اسی ایک کتاب کا پابند ہونے کا مکلف ہے یا اس موضوع سے متعلق دیگر کتب سے بھی استفادہ کر سکتا ہے۔ تلخیص میں اس امر کو بھی ملحوظ رکھا جائے کہ اصل کتاب کے مرکزی مضامین وموضوعات تلخیص میں شامل اور اس کا حصہ ہوں۔ تلخیص میں تسہیل اور سہل نگاری کو بھی پیش نظر رکھا جانا ضروری ہے تاکہ اصل کتاب کی طرح قاری کے لیے تلخیس سے پورے طور پر استفادہ سہل اور آسان ہو۔

حوالہ جات

---

[1]) ابن حجر عسقلانی، شہاب الدین احمد بن حجر، الدرر الکامنۃ فی اعیان المائۃ الثامنۃ، حیدر آباد دکن، مجلس دائرۃ المعارف العثمانیۃ، 1972ء، 5/476

[2]) صدیقی، محمد یاسین مظہر ڈاکٹر، مصادر سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم، لاہور، دار النوادر، 2، 2016/81

[3]) ابن سید الناس، ابو الفتح، محمد بن محمد بن محمد بن سید الناس الیعمری، النفح الشذی شرح جامع الترمذی، ریاض، دار العاصمۃ، الریاض 1409، 1/16

[4]) ابن سید الناس، ابو الفتح، النفح الشذی شرح جامع الترمذی، 1/16

[5]) صلاح الدین الصفدی، خلیل بن اَیبک بن عبد اللہ، الوافي بالوفیات، دار إحیاء التراث - بیروت، 2000، 1/219

[6]) صلاح الدین الصفدی، الوافي بالوفیات، 1/309

[7]) ابن حجر العسقلانی، الدرر الکامنۃ فی اعیان المائۃ الثامنۃ، 4/330

[8]) صلاح الدین الصفدی، الوافي بالوفیات، دار إحیاء التراث العربی، 1/220

[9]) الصفدی، الوافی بالوفیات، 1/289

[10]) صلاح الدین الصفدی، الوافي بالوفیات، 1/221

[11]) ابن کثیر، عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر، تاریخ ابن کثیر ترجمہ البدایہ والنہایہ، نفیس اکیڈمی کراچی، 14/193

[12]) ابو الفلاح، عبد الحي بن احمد بن محمد الحنبلی، دار ابن کثیر، 2/108، السیوطی، عبد الرحمن، طبقات الحفاظ، دار الکتب العلمیہ - بیروت، ص:530

[13]) صدیقی، محمد یسین مظہر، ڈاکٹر، مصادر سیرت نبوی، لاہور، دار النوادر، 2016، 2/81

14) ڈاکٹر انور محمود خالد، اردو نثر میں سیرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اقبال اکادمی پاکستان لاہور، 1989ء، ص:364

15)ابن سید الناس، عیون الأثر في فنون المغازي والشمائل والسير، المحقق: محمد الخطراوي - محي الدين مستو، دار ابن كثير بيروت، مكتبه التراث المدينة المنورة، 1995

16) ابن سید الناس، أبو الفتح، نور العيون في سيرة الأمين المأمون، دار المنهاج، جده، 2010

17) مبارکپوری، صفی الرحمن، تجلیات نبوت، دار السلام، لاہور

18) منصور پوری، قاضی محمد سلیمان سلمان، مہر نبوت، مكتب التعاوني للدعوة والارشاد وتوعية الجاليات رياض، 2009

19) الشنقيطي، محمد الأمين بن محمد المختار بن عبد القادر الجكني، أضواء البيان في إيضاح القرآن بالقرآن، مجمع الفقه الإسلامي جدة

20) سليمان محمد سليمان، كيف تنمي مهاراتك الدراسية، دار نشر يسطرون، رياض، 2018

21) ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی معروف کتاب جو علم عقائد میں بنیادی مصدر کی حیثیت رکھتی ہے اور عالم اسلام کے بے شمار مدارس میں بطور نصاب شامل ہے جس کا دنیا کی تقریبا12 زبانوں میں ترجمہ کیا جا چکا ہے

22) العجرمي، سامح جميل، قواعد التلخيص، الجامعة القدس المفتوحه، فلسطين، 2015، ص:13

23) محمد جمال صالح محمد، الفرق بين التلخيص - الملخص - الخلاصة، كلية التربية—جامعة أسوان، وزكريا فريد عبد الفتاح وآخرون، دليل كتابة الرسائل الجامعية، كلية الاقتصاد والإدارة، جامعة الملك عبد العزيز، جدة، المملكة العربية السعودية

BIBLIOGRAPHY

Ibn Hajar Al-Asqalani, Shahab ud-din Ahmed Bin Hajar, Al Durrar ul kaminah fi Aa yaan il miyah tissa minha, Hydarabad Dakan Majlis Dairatul Maarifil Osmani, Taba Sania 1972, 5/476

Siddiqi, Muhammad Yaseen Mazher Dr, Masadir Serat e Nabvi P.B.U.H, Dar un Nawadir,2016, 2/81

Bin Sayyad al-Nan, Abul-Fath, Muhammad bin Muhammad bin Muhammad bin Sayyid al-Nas al-Yamari, Al-Nafh us Shazzi fi Sharh e Jami Al-Tirmzi, Darul Asimah, Al-Riaz, 1/16

Bin Sayyad al-Nan, Abul-Fath, Al-Nafh us Shazi fi Sharh e Jami Al-Tirmzi, 1/16

Salah al-Din Al-Sufdi, Khalil bin Aibak bin Abdullah Al-Wafi Bil wafayat, Dar ul Ahya Al-Turas Al-Islami,2000 ,1/219

Salah al-Din Al-Safdi, Al-Wafi Bil wafayat,1/309

Ibn Hajar Al-Asqalani, Al Durrar ul kaminah fi Aa yaan il miyah tissa minha,4/330

Salah al-Din Al-Safdi, Al-Wafi Bil wafayat,1/221

Salah al-Din Al-Safdi, Al-Wafi Bil wafayat,1/289

Salah al-Din Al-Safdi, Al-Wafi Bil wafayat,1/221

Ibn Kaseer, Abu al-Fiḍa Imad Ad-Din Ismail bin Umar bin Kaseer, Tareekh Ibn Kaseer, Al-Bidaya wal-Nihaya, Nafees Acadmi, Karachi, 14/193

Abu al-Falah, Abud Hayy bin Ahmed bin Muhammad Ibn al-Imad al-Akry al-Hambali, Dar Ibn Kaseer, 2/108

As Suyuti, Abdul Rahman bin Abi Bakr, Jalaluddin, Tabaqat ul-huffaz, Dar ul Kotob Al-Ilmiyah (Beirut), p:530

Siddiqi, Muhammad Yaseen Mazher Dr, Masadir Serat e Nabvi P.B.U.H, Dar un Nawadir,2016, 2/81

Dr Anwer Mehmood Khalid, Urdu Nasser ma Seerat e Rasool (P.B.U.H), Iqbal Academy Pakistan Lahore ,1989, p:364
Bin Sayyad al-Nan, Abul-Fath, Muhammad bin Muhammad bin Muhammad bin Sayyid al-Nas al-Yamari, Oyoun-ul-Asar fi Funoon al Magazi Washamial Wassiar, Al Muhaqqiq: Muhammad Al-Khatrawi, Mohieddin Mesto, Dar Ibn Kaseer (Beirut), Maktab At Turas Al Madinah Al Munawwarah, 1995.
Bin Sayyad al-Nan, Abul-Fath, Noor-ul-Ouon fi seerat El Ameen wal-Mamoon, Dar ul Minhaj, Jadda, 2010
MubarakPuri Safi-ur-Rehman, Tajalliyat e Nubowat, Darussalam, Lahore.
MansoorPuri ,Qazi Muhammad Sulaiman Sulman, Muhr e Nubowat, Muktab Al-Ta'awani Al-Dawa Wal-Irshad Wa Taiyat Al-Jaliyat, Riyadh,2009
Al-Shanqeeti, Muhammad al-Amin bin Muhammad al-Mukhtar bin Abdul Qadir al- Jakni, Azwa ul Bayan Fi Eezahil Quran bil Quran, Majma ul fiqhil Islami, Jaddah.
Suleiman Muhammad Suleiman, kaifa Tunmi Maharatuka al dirasiyah, Dar ul Nashr Yasturoon, Riaz, 2018
Bin temia ki maroof kitab jo ilm e aqaid me bunyadi masdar ki hesiat rakhri hy ur aalam e ialam ky be shumar madaris me batoor e nisaab shamil hy jis ka dunya ki taqreeban 12 zubanoo me tarjuma kia ja chkka hy
Al- Ajurmi, sameh jameel, qawaid ul talkhes, al-jamia al Qudus Al maftooha, Filasteen 2015, P:13
Muhammad jamal saleh Muhammad, al farq ben al talkhees – al khulasah- kulia al tarbia jamia aswan, Zakria Fareed abdul Fattah wa Aakharoon, Dalil kitabat ul rasail al jamiah, kulia ul iqtisad wal idarah, jamiat ul malik abdulaziz, jaddah (K.S.A)

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.